قندھار کے ۵۴

بین الاقوامی ہوائی اڈہ کی چار لاکھ ڈالر سے تعمیر نو

قندھار کے بین الاقوامی ہوائی اڈہ کی تعمیر نو پر اب تک چار لاکھ ڈالر سے زائد خرچ ہو چکا ہے۔ اور سب رقم طالبان حکومت کی فضائیہ کے حکام اور طالبان کی وہ تنخواہ ہے جو سابق حکومتوں میں افسران کے لیے مقرر تھی۔ یہ انکشاف طالبان حکومت کی فضائیہ کے سربراہ، عالی شوری کے رکن جناب ملا محمد اختر منصور نے کیا۔ ملا اختر منصور نے کہا کہ ہوائی اڈہ ربانی دور میں بالکل تباہ ہو چکا تھا۔ اب جو بھی تعمیر و ترقی یہاں نظر آرہی ہے سب طالبان نے کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں فضائیہ کے سربراہ نے کہا کہ اب تک ہوائی اڈہ پر چار لاکھ ڈالر سے زائد خرچ ہو چکے ہیں، یہ ہماری فضائیہ کے مسئولین کی تنخواہ ہے۔ ملا اختر منصور نے کہا کہ خود میری تنخواہ تقریباً دو ہزار ڈالر ہے۔ جو سب ملک کی تعمیر نو پر صرف ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کو امید ہے کہ وہ ملک کو جلد ہی تعمیر و ترقی سے مزین کر سکیں گے اور اس کے لئے بیت المال پر الگ سے بوجھ نہیں پڑے گا جب کہ ہوائی اڈہ کی تعمیر کے لئے بیت المال سے کوئی بجٹ نہیں لیا گیا۔

....

امریکی سیاست میں مسلمانوں کی دلچسپی

امریکی مسلمانوں نے امریکی سیاسی زندگی کے معرکہ میں اپنا قدم رکھ دیا ہے۔ نیز وہ ایسی سرگرم تنظیموں کی تشکیل کر رہے ہیں۔ جو امریکی الیکشن پر اثر انداز ہو سکیں، یہ بات امریکی پروفیسر جان اسپوزیٹو نے کہی۔ جو جارج ٹاون یونیورسٹی میں اسلامی، مسیحی مفاہمت کمیٹی کے رکن ہیں۔ یہ انہوں نے اس فعال اشتراک کے سلسلہ میں کہا۔ جو امریکی مسلمانوں نے صدارتی اور کانگریس کے الیکشن میں انجام دیا، اس الیکشن میں صدر بل کلنٹن کانگریس اور سینٹ میں بھاری اکثریت کے ساتھ دوسری بار کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

غالباً یہ وہ پہلا موقع ہے۔ جب امریکہ کے اندر مسلمانوں نے سیاسی سطح پر پورے جوش و خروش اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ جب کہ اب تک وہ اپنے دینی، معاشرتی اور اقتصادی مسائل و مشکلات میں منہمک اور سرگرداں تھے۔ دوسری جانب یہودی لابی زندگی کے تمام عناصر پر حاوی تھی، حالانکہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد یہودیوں سے زیادہ ہے۔ اور وہاں مسلمانوں کی آبادی ساٹھ لاکھ سے اوپر ہے۔ جبکہ یہودیوں کی تعداد پچاس لاکھ سے قطعاً زائد نہیں اور اس میں بھی وہ ڈیمو کریٹ اور ریپبلکن پارٹیوں میں منقسم ہیں۔